39770-اجنبی عورت سے فرج کے علاوہ مباشرت

سوال

اجنبی عورت سے خوش طبعی اور ہنسی مذاق کرنے کا حکم کیا ہے ، اور کیا یہ زنا شمار ہوگا ، اور کیا اسی طرح دبر میں وطی کرنا لواطت میں آئے گا ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ تعالی کی حکمت ہے کہ جب کوئی چیز حرام کی تو اس تک لے جانے والے اسباب بھی حرام قرار دیے جو کہ اس حرام کام میں وقوع کا باعث بنتے ہیں اور اسی طرح اس کے مقدمات بھی حرام قرار دیے کہ دل ان سے تعلق رکھے ۔

تو یہ صورت انسان کو نفسیاتی جنگ کا شکار بنا دیتی ہے کہ وہ قوی ہو کر برائی کا ارتکاب کرے یا پھر درمیان میں ہی کھڑا ہو کر عذاب نفس کا شکار ہو نہ تو وہ سلیم القلب رہتا ہوا اس حرام کام کے دور ہو کر اسے چھوڑتا ہے اور نہ ہی اپنی خواہش پر عمل پیرا ہو کر نفس امارہ کے ساتھ برائی ہی کرتا ہے ۔

تو اس حالت میں غالبا وہی شخص واقع ہوتا ہے جس یہ سوچے کہ وہ کون سا کبیرہ گناہ کا ارتکاب کر رہا ہے جو کہ انسان کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے اور اس کی دین و دنیا میں تباہی لاتا ہے جس کی بنا پر اس کی مال و اولاد میں برکت ختم ہو کر رہ جاتی ہے جو اپنے رب کی دوری اور اس کی حرام کرد اشیاء کے ارتکاب اور اس مقام کی اہانت کرنے کی سزا ہے ۔

انسانوں میں عقل مند وہی ہے جو ایسے معاملات میں سستی اور تساہل سے کام نہیں لیتا جس کی بنا پر اس کے دین کی حقیقت تباہ ہونا شروع ہو جائے جو دین اس کی دنیا سے پہلے دینی سرمایا ہے ۔

سوال پر غور کرنے والے کے علم میں یہ بات آتی ہے کہ عادت انسان کو شرعی طور پر اس شنیع اور قبیح فعل تک جانے سے روکتے ہیں پھر اس کے بعد وہ اپنے سرکشی کرنے والے نفس کو لگام دینے کی استطاعت رکھتا ہے اور اس کے ساتھ اس غلیظ اور سخت حرمت کو توڑنے اور اس عظیم فحاشی سے روکتا ہے جس کا کوئی موازنہ نہیں کر سکتا ۔

اور یہ فحاشی اللہ تعالی کے غیض و غضب اور دین و دنیا کے فساد کا باعث بھی بنتی ہے جس کے بارہ میں گنہگار یہ خیال رکھتا ہے کہ اسے عارضی راحت حاصل ہوگی جس کے بعد نہ ختم ہونے والی حسرتیں ہی باقی رہیں گی ۔

لھذا مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ معاملات کی حقیقت کو جانیں اور اسے بھی پہچانے جو ان تک لے جانے کا باعث ہیں ، اور اسے چاہیے کہ وہ شیطان کی تزیین و آرائش اور اس کی آنکھوں میں شیطان نے منکرات و برائی کو ایک آسان اور ہلکا کر کے رکھ دیا ہے اس کے پیچھے نہ بھاگتا رہے تا کہ وہ اس بنا پر اسے اپنی خسارہ اور نقصان سے پر جماعت میں شامل کر سکے ۔

مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ اللہ جو کہ اس کا رب بھی ہے کا ظاہری اور باطنی تقوی اختیار کرے اور یہ علم رکھے کہ اللہ سبحانہ وتعالی اسے دیکھ رہا ہے اور اس کی سب حرکات سے واقف ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{وہ آنکھوں کی خیانت اور سینہ کی پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے}. غافر (19) ۔

اور اسے یہ بھی علم ہونا چاہیئے کہ جو کچھ اللہ تعالی کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے، اور اس کے لیے آخرت اور اس کی نعمتیں دنیاوی نعمتوں سے بہتر اور اچھی ہیں، اور برائی نہ کرنے پر صبر کرنے کا انجام اور بدلہ جنت ہے. جس کا عرض آسمان وزمین کے برابر ہے، اور اس میں مکمل نفع اور آسائش اور نفس کی مکمل چاہت ہے اور وہ جنت بے قراری والی اشیاء سے خالی ہے۔

حکم جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (27259) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

دوم :

اور دبر میں وطی کرنے کے بارہ میں یہ ہے کہ اگر یہ کام آدمی کے ساتھ کیا جائے تو اسے لواطت کہا جائے گا جس کے بارہ کتاب وسنت مذمت وارد ہے، اور یہ اللہ تعالی کے نبی لوط علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت کا سبب بھی ہے۔

اور عورت کی دبر میں وطی کے بارہ میں یہ ہے کہ اگر بیوی کی دبر میں وطی کی جائے تو اسے بھی لواطت صغری کا نام دیا جاتا ہے تو پھر اگر یہ کسی اجنبی عورت جو کہ اس کے حلال نہیں ہے کے ساتھ کرنا کیسا شنیع جرم ہوگا۔

ا– لواطت کے بارہ میں اقوال :

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے :

قوم لوط کا فعل ایک شنیع جرم اور کبیرہ گناہ اور حرام کردہ فحش کام ہے، جیسا کہ خنزیر کا گوشت، خون، شراب، زنا، اور سب معاصی وگناہ حرام ہیں، جس نے بھی اسے حلال جانا یا پھر اوپر بیان کی گئی اشیاء میں سے کوئی بھی چیز حلال جانی تو کافر اور مشرک ہے اس کا خون اور مال حلال ہے۔ دیکھیں محلی ابن حزم (389/12)۔

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اہل علم کا لواطت کی حرمت پر اجماع ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں اس کی بھرپور مذمت فرمائی اور یہ فعل کرنے والے کو عیب دار کہا ہے اور اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی مذمت کی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

..{اور ہم نے لوط علیہ السلام کو بھیجا جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جسے تم سے پہلے دنیا جہان میں کسی نے نہیں کیا، تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو بلکہ تم تو حد سے ہی گزر چکے ہو}.. الاعراف (80)۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جو بھی قوم لوط جیسا عمل کرے گا اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہے، جو بھی قوم لوط جیسا عمل کرے گا اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہے، جو بھی قوم لوط جیسا عمل کرے گا اس پر اللہ تعالی کی لعنت ہے)۔ دیکھیں مغنی ابن قدامہ (59/9)۔

اورابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے اپنے استاد وشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی وغیرہ سے صحابہ کرام کا اجماع نقل کیا ہے کہ جو بھی قوم لوط کا عمل کرے اسے قتل کردیا جائے ، لیکن انہوں اسے قتل کرنے کے طریقے میں اختلاف کیا ہے ۔ دیکھیں زادالمعاد لابن قیم (40/5) ۔

اوراس کے حکم کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (10050) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں ۔

ب– عورت کی دبر میں وطی کرنے کے بارہ میں اقوال :

عورت کی دبر میں وطی کرنا کبرہ گناہ ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے فاعل پر لعنت کی ہے ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو بھی اپنی بیوی کی دبر میں وطی کرے وہ ملعون ہے) سنن ابوداود حدیث نمبر (2162) اسے علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ۔

یہ تو تھی اس شخص پر لعنت جو اپنی بیوی کی دبر میں وطی کرے تو جو کسی اجنبی عورت کی دبر میں کرے اس کے بارہ میں کیا ہوگا ؟

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو شخص کسی حائضہ عورت یا پھر عورت کی دبر میں وطی کرے یا کسی کاہن کے پاس جائے تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ (دین) کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیا) سنن ترمذی حدیث نمبر (135) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذي میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور اگر خاوند اپنی بیوی کے ساتھ دبر میں وطی کرنے پر اتفاق کرلیں اور تعزیر لگائے جانے کے باوجود بھی باز نہ آئیں تو ان دونوں کے درمیان علیحدگی کردی جائے گی ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایسے شخص کا کیا حکم ہے جو اپنی بیوی سے دبر میں وطی کرتا ہے ؟

تو ان کا جواب تھا :

کتاب وسنت کے مطابق عورت کی دبر میں وطی کرنا حرام ہے ، اور جمہور علماء سلف اور بعد میں آنے والوں کا بھی یہی قول ہے ، بلکہ یہ لواطت صغری ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

(بلاشبہ اللہ تعالی حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا ، تم اپنی بیویوں کی دبر میں وطی نہ کیا کرو) ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

.{تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں ، اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو آؤ }.البقرۃ (223) ۔

اور کھیتی بچے کی جگہ ہے کیونکہ کھیتی کاشت اور بونے کی جگہ ہوتی ہے ، اور یھودیوں کا کہنا تھا کہ جب خاوند بیوی کی دبر میں وطی کرے تو اولاد بھینگی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمادی ، اور مرد کے لیے مباح قرار دیا کہ عورت کی فرج میں جس طرف سے مرضی جماع کرے ۔

اور جس نے بھی بیوی کی دبر میں وطی کی اور بیوی نے بھی اس کی اطاعت کی تو دونوں کو تعزیر لگائی جائے گی ، اور اگر تعزیر کے بعد بھی وہ باز نہ آئیں تو جس طرح فاجر اور جس کے ساتھ فجور کا ارتکاب کیا گیا ہو ان کے درمیان علیحدگی کردی جاتی ہے اسی طرح ان دونوں کے درمیان بھی علیحدگی کردی جائے گی ۔ واللہ تعالی اعلم ۔ دیکھیں الفتاوی الکبری (3/104–105) ۔

اور اجنبی عورت کی دبر میں وطی کرنے کے مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا یہ زنا ہے کہ لواطت ؟

دیکھیں المبسوط (9/77) الفواکہ الدوانی (2/209) مغنی المحتاج (5/443) الانصاف (10/177) الفروع (6/72) ۔

اور شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالی نے جو قول اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ : اجنبی عورت کی دبر میں وطی زنا شمار کیا جائے گا ، کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ : زنا یہ ہے کہ قبل یا دبر میں فحش کام کیا جائے ۔ اھ دیکھیں منہج السالکین ص (239) ۔

ہم اللہ سبحانہ وتعالی سے دعاگو ہیں کہ وہ ہمیں ان فحش کاموں سے محفوظ رکھے اور ہمارے دلوں کو ایسی فحش قسم کے غم و سوچ صاف کرے اور ہمیں اپنے دین اور حکم پر ثابت قدمی نصیب فرمائے ۔ آمین ۔

واللہ اعلم .